

دُعا اور قبولیت دُعا

محمد و قاص °

انسان پر زندگی میں کئی بار ایسا وقت آتا ہے جب وہ اپنے آپ کو بے بس محسوس کرتا ہے اُسے اپنی ذات فنا ہوتے ہوئے محسوس ہوتی ہے۔ وہ اپنے کسی پیارے کسی عزیز کو کرب میں مبتلا دیکھ کر کرب و ابتلا کے پہاڑ تلے دب جاتا ہے۔ ایسے حالات میں اُس کی نظر جس پر ٹھیرتی ہے اور جہاں سے اُسے مدد کی اُمید نظر آتی ہے، وہی دراصل اُس کا اِلٰہ ہے۔

ایسے حالات میں انسان کی نظر اگر کسی انسان پر ٹپک جائے (مثلاً اعلیٰ افسر، وزیر، مشیر یا حکمران) تو وہ فرد اِلٰہ ہے۔ اگر ایسے وقت میں خاندان، برادری، قوم اور قبیلہ یاد آئے تو پھر مقام الوہیت پر یہ قوم و قبیلہ فائز ہے۔ کسی کو اپنی دولت، عزت یا شہرت پر بھروسا ہو تو پھر یہ چیزیں اُس انسان کے لیے مقام الوہیت پر فائز ہیں۔

بندۂ مومن کی یہ شان ہے کہ وہ تنگی اور راحت، ہر حال میں رب کی رضا پر راضی، اُسی کی عطا اور بخشش کا امیدوار اور اُسی کے خزانے پر نظر نکلے رکھتا ہے۔ اپنی ضرورتوں، پریشانیوں، تکلیفوں اور مصیبتوں سے نجات کے لیے اُسی کی جناب میں اس کے ہاتھ بلند ہوتے ہیں اور بے اختیار ہونٹوں سے دُعا یہ کلمات جاری ہو جاتے ہیں۔ رب کو بندوں کی یہ ادا بہت ہی پیاری ہے۔ اسی لیے فرمایا:

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ
فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَ لْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ° (البقرہ ۱۸۶:۲)

(اے نبی!) جب آپ سے میرے بندے میرے متعلق پوچھیں (تو بتا دیجیے) پس میں اُن کے قریب ہوں۔ دُعا مانگنے والے کی دُعا کو قبول کرتا ہوں۔ پس اُنھیں چاہیے کہ وہ بھی میرا حکم مانیں اور مجھ پر (پختہ) ایمان لائیں تاکہ سیدھی راہ پاسکیں۔
ایک اور جگہ تاکید فرمایا:

وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ۝ (المومن ۶۰:۴۰) اور تمہارا رب یہ کہتا ہے کہ تم مجھے پکارو میں اُس کا جواب دوں گا۔ بے شک وہ لوگ جو تکبر کرتے ہیں میری بندگی سے، جہنم میں عنقریب ذلیل و خوار ہو کر داخل ہوں گے۔
اسی سورہ میں آگے چل کر پھر فرمایا:

هُوَ الْحَيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ (المومن ۶۵:۴۰)
وہی ہے جو زندہ رہنے والا ہے اُس کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں۔ پس اُسی کو پکارو اور اُس کے لیے اپنا دین خالص کرو۔

درج بالا آیات سے جو مفہوم مترشح ہے احادیث اُن پر مزید روشنی ڈالتی ہیں:

مسند احمد اور سنن ترمذی میں حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: ”دعا ہی دراصل عبادت ہے“۔ سنن ترمذی میں حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: ”دعا عبادت کا مغز ہے“۔ مشکوٰۃ میں سنن ابن ماجہ کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: ”اللہ کے نزدیک دعا سے زیادہ پسندیدہ کوئی اور عمل نہیں ہے“۔ سنن ترمذی میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: ”جو اللہ سے نہیں مانگتا اللہ اُس پر غضب ناک ہو جاتا ہے“۔ سنن ابوداؤد میں حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: ”تمہارا رب حیا کا پیکر اور صاحب عزت و تکریم ہے وہ اس بات سے شرماتا ہے کہ بندے کے اٹھے ہوئے ہاتھوں کو خالی لوٹا دے“۔

قرآن و سنت کے ان دلائل سے ثابت ہوا کہ اللہ رب العالمین کے علاوہ کوئی اور ذات ایسی نہیں جس سے دعا کی جاسکے۔ دعا عبادت کی ایک شکل اور دین کا نچوڑ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں

یہ نہایت پسندیدہ عمل ہے اور جو دعا سے بے نیاز ہو جائے وہ اللہ کے غضب کا شکار ہو جاتا ہے۔

● آدابِ دُعا: سنن ترمذی میں حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے نماز پڑھی، جب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکرؓ و عمرؓ کے ہمراہ تشریف فرما تھے۔ میں نے نماز کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی۔ پھر میں نے نبی کریمؐ پر درود پڑھا۔ پھر دعا مانگی تو آپؐ نے فرمایا: تو مانگ تجھے عطا کیا جائے گا، تو مانگ تجھے عطا کیا جائے گا۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں: یقیناً دعا زمین اور آسمان کے درمیان لٹکتی رہتی ہے اور اس کا کوئی حصہ بھی آسمان کی طرف نہیں چڑھتا جب تک کہ تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیج لے۔ (آدابِ دعا، ص ۱۸۶)

● توسل بالا اعمال: صحیحین کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے تین افراد کا واقعہ سنایا جو بارش کی وجہ سے ایک غار میں پناہ لینے پر مجبور ہوئے۔ ایک بڑے پتھر کے گرنے سے غار کا منہ بند ہو گیا۔ تینوں نے آپس میں مشاورت کر کے اپنے اپنے نیک اعمال کے توسل سے دعا کی۔ ایک نے والدین کی خدمت، دوسرے نے گناہ سے رُکنے اور تیسرے نے مزدور کا حق اجرت محفوظ رکھنے کا عمل یاد کیا اور دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں اس مصیبت سے نجات دلائی۔

● کن لوگوں کی دُعا قبول ہوتی ہے: روایات میں مختلف مستجاب الدعوات لوگوں کا ذکر ملتا ہے۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ درج ذیل لوگوں کی دعا جلد قبول ہوتی ہے: ○ مظلوم کی دعا کے بارے میں فرمایا: مظلوم کی دعا سے ڈرو۔ ایک روایت میں ہے مظلوم کی دعا جب تک وہ بدلہ نہ لے ○ حاجی جب سفر حج میں ہو گھر پہنچنے تک اُس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں ○ مجاہد فی سبیل اللہ ○ مریض ○ ایک مسلمان کی دُعا دوسرے مسلمان کے لیے ○ والد کی دعا ○ مسافر کی دعا۔

● دعائیں کیوں قبول نہیں ہوتیں؟ علامہ قرطبی نے اپنی تفسیر میں یہ روایت نقل کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: نَلَاثَةٌ لَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ دُعَاؤُهُمْ أَكْلُ الْحَرَامِ وَمُكْبَرُ الْغِيْبَةِ وَمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ غِلٌّ أَوْ حَسَدٌ لِلْمُسْلِمِينَ (تفسیر قرطبی) ”تین شخص ایسے ہیں جن کی دعا قبول نہیں ہوتی: حرام کھانے والا، کثرت سے غیبت کرنے والا، اور وہ شخص جس کے دل میں اپنے مسلم بھائی کے لیے بغض یا حسد ہو۔“

ابن حجر عسقلانی نے ابراہیم بن ادھم کا یہ قول نقل کیا ہے کہ: ○ تم نے خدا کو پچھانا مگر اس

کا حق ادا نہ کیا۔ ○ خدا کی کتاب پڑھی لیکن اُس پر عمل نہ کیا۔ ○ ابلیس لعین کے ساتھ دشمنی کا دعویٰ کیا مگر اِس کے ساتھ دوستی قائم رکھی۔ ○ رسول اللہ کی محبت کا دعویٰ کیا لیکن آپ کی سنت کو چھوڑ دیا۔ ○ جنت کی خواہش کی لیکن اِس کے لیے عمل نہ کیا۔ ○ جہنم کے خوف کا دعویٰ کیا لیکن گناہوں سے باز نہ آئے۔ ○ موت کے حق ہونے کا اقرار کیا لیکن تیاری نہیں کی۔ ○ لوگوں کے عیب گنتے رہے مگر اپنے عیوب پر نظر نہ پڑی۔ ○ خدا کا دیا ہوا رزق کھاتے رہے مگر شکر گزار نہ بنے۔ ○ روزانہ اپنی میتوں کو دفن کرتے رہے مگر عبرت نہ پکڑی۔ ان حالات میں تمہاری دعائیں کیسے قبول ہو سکتی ہیں۔

● قبولیت دُعا: حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمین پر جو بھی مسلمان اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اِس کو وہ عطا کرتا ہے یا اِس سے اِس کی مثل کوئی برائی (تکلیف) دُور کر دیتا ہے، جب تک کہ وہ گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہیں کرتا۔ (یہ سن کر) لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا: پھر تو ہم بہت زیادہ دعائیں کریں گے۔ آپ نے فرمایا: اللہ بھی بہت زیادہ دینے والا اور (دعائیں) قبول کرنے والا ہے۔ (ترمذی)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے اِس روایت میں اِس قدر اضافہ ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ دعا اُس کی آخرت کے لیے ذخیرہ کر لیتا ہے۔ اسے حاکم نے مستدرک میں روایت کیا ہے۔ ایک اور روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ جب آخرت میں بندہ اپنی غیر مقبول شدہ دعاؤں کا اجر دیکھے گا تو خواہش کرے گا کہ کاش دنیا میں اُس کی کوئی دعا قبول نہ ہوئی ہوتی اور آج اسے سارے کا سارا اجر مل جاتا۔

ان روایات سے معلوم ہوا کہ اللہ اپنے بندے کے اُٹھے ہوئے ہاتھ خالی نہیں لوٹاتا۔ اُس کی دعا کسی نہ کسی شکل میں ضرور قبول ہوتی ہے یا اُسے وہ چیز عطا کر دی جاتی ہے، یا اُس سے کوئی مصیبت، تکلیف نال دی جاتی ہے، یا اُس کی یہ دُعا آخرت کے لیے محفوظ کر لی جاتی ہے جہاں وہ اپنی ان دعاؤں کو پا کر خوش ہو جائے گا۔

اس بے بہا اجر، رب سے تعلق اور اُس کی رحمت کی امید کی بنیاد پر بندہ مومن نامساعد حالات میں بھی مایوس نہیں ہوتا۔ اُس کی نظر غیر اللہ کی طرف نہیں اُٹھتی اور اُسے یقین ہوتا ہے کہ انجام کار اُس کے لیے ہی بھلائی، خوشی اور راحت کا سامان موجود ہے۔